مدینے کے فضائل

مع

یادِ مدینہ

15-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

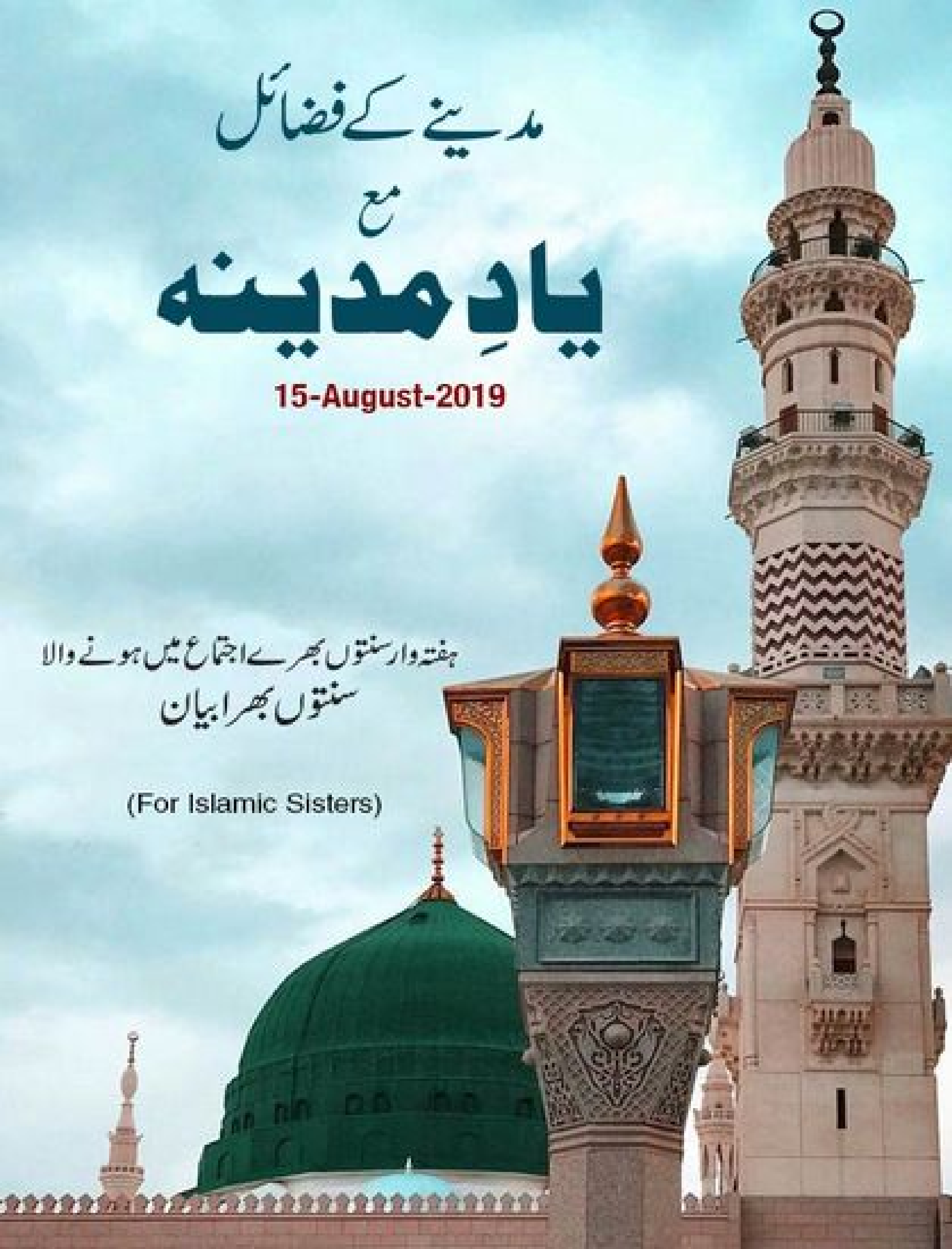

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کیا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نُور ہو گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ [2]

نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

۱ جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

2...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینے شریف کا ذکرِ خیر ہوتے ہی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا دم بھرنے والیوں کے دل خوشی سے جھوم اُٹھتے ہیں، چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے، خوشی کی کیفیت بن جاتی ہے، کچھ کی آنکھیں یادِ مدینہ میں اشکبار ہو جاتی ہیں، شوق کے عالَم میں زبان پر بے اختیار **مدینہ مدینہ** کی رَٹ لگ جاتی ہے۔ مدینے شریف کی عظمت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جس پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہم بے پناہ مَحَبَّت کرتی ہیں، خود وہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مدینے سے بہت مَحَبَّت کیا کرتے ہیں، لہٰذا مَحَبَّتِ رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی نہ صرف میٹھے مدینے کی مَحَبَّت بلکہ مدینے کے کُوچہ و بازار کی مَحَبَّت، وہاں کے

گلشن و صحرا کی مَحبَّت، اس کے در و دِیوار کی مَحبَّت، اس کے پُھول حتّٰی کہ اس کے کانٹے تک کی مَحبَّت اپنے دل میں بسائے رکھیں، اس کی یاد میں تڑپیں اور اس کی باادب حاضری کی نہ صرف آرزو کریں بلکہ اللہ کریم سے اس کی دُعائیں بھی مانگیں۔ آیئے! مدینے کے فضائل، خُصوصیات اور مدینۂ پاک کے بعض مقاماتِ مُقَدَّسہ کے بارے میں سنتی ہیں۔ پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنئے، چنانچہ

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں روضۂ رسول پر حاضر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرَب کے دِیہات کا رہنے والا) آیا اور بارگاہِ رسالت میں اِس طرح عَرض گزار ہوا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جو سچی کتاب اُتاری ہے اُس میں (پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی) یہ آیت بھی موجود ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النسآء: ۶۴)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طَلَب کرتے ہوئے حاضِرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے لئے سفارش کرنے والا بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ　　فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ　　فِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جس کا مُبارک وُجود اُس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے خوشبودار ہو گئے۔ میری جان فِدا ہو، اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عفو و کرم کا بہت بڑا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کو دہراتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا روتی ہوئی آنکھوں سے وہاں سے رُخصت ہو گیا۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو، اُسے خوشخبری سُناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرمادی ہے۔ (معجم ابن عساکر، ص ۶۰۱، ۶۰۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُس اَعرابی کا رونا، کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں تڑپنا، رحیم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارنا، مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا! بارگاہِ مُصْطَفٰے سے آج بھی مَغْفِرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپا یا جاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کے ماروں کے غم دور کئے جاتے ہیں اور آج بھی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ دنیا میں آج ایسے کئی لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہو گی مگر آہ! **"مدینہ مُنورہ"** اور اس کے حَسِین مقامات کی

زیارت سے مَحروم ہوں گے، جبکہ دوسری جانب وہ عاشقانِ رسول بھی ہوں گے جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال تھا اور نہ ہی جانے کے اسباب مگر زیارتِ مدینہ کے لئے اُن کا رونا، اُن کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مُخلِصانہ کوششیں رنگ لائیں، اَسباب بنتے چلے گئے اور بالآخر اُنہیں بھی مدینۂ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا نصیب ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینۂ طیبہ وہ بَرَکت وعظمت والا مُقدّس و محترم مقام ہے، جہاں سے واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینۂ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضۂ انور اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب بے شمار یادگاریں موجود ہیں، مدینۂ طیبہ میں ایسا دِلی سکون ملتا ہے جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی مدینے شریف جاتے ہوئے کوئی پریشانی آجائے یا مدینۂ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صَبْر کر کے سعادت سمجھ کر اِسے قَبول کرلینا چاہئے کہ وہاں تکلیف پر صَبْر کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شفاعت کی خوشخبری عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صَبْر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کا ارادہ کرتے ہوئے آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا، جو شخص مدینے میں رِہائش اِختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صَبْر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا۔ جو شخص حَرَمین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا، اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قَبْر سے اُٹھائے گا کہ وہ

قِیامت کے خَوف سے اَمْن میں رہے گا۔(مشکاۃ المصابیح، ۱/۵۱۲، حدیث ۲۷۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عاشقانِ رسول کے لئے مدینے شریف کے راستے کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لہٰذا سفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، مزاج کے خلاف بات کہہ دے، اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اِس موقع پر بے صَبْری کرنا، رونا دھونا کرنا، اُلجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔یوں ہی جتنا عرصہ مدینۂ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چُھوٹنے نہ پائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ والے مدینۂ پاک کا بہت زیادہ ادب و احترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحَبَّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں دلنشین واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر زبردست عاشقِ رسول،

مدینے شریف سے مَحَبَّت اور اُس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ عالِم مدینہ بھی تھے لہٰذا ادب آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی طبیعت میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشَرے کو عِلْم و ادب دونوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، عِلْم کی دولت پاس ہوگی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور عِلْم سے خالی ہوں گی تو خطرہ ہے کہ بے ادَبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خُصوصاً سفرِ مدینہ کے دوران تو پُھونک پُھونک کر قدم رکھنا اور خوب ادب و تعظیم کرنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ یاد رہے! یہ وہ بارگاہ ہے جس کا ادب ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اِس معاملے میں تھوڑی سی سُستی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان کا سبب ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینۂ مُنَوَّرَہ میں ہر وَقْت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا: ایک دن میں نے مدینے شریف کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری ولایت چلی گئی اور مجھ پر غضب ہوا کہ اے دیارِ محبوب کے دہی کو خراب کہنے والے! نگاہِ مَحَبَّت سے دیکھ! محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی کی ہر ہر چیز عُمدہ ہے۔ (بہارِ مثنوی، ۱۲۸ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینے جانے والوں کی قسمت پر قربان! ان کا مُقَدَّر بلندی پر ہوتا ہے، اُن کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں، وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں، اُن کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے، اُن پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ روضۂ انور کی زیارت کا جام پینے والے خوش نصیبوں کو تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی سچی زبان سے شفاعت کا پروانہ

عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (دار قطنی، کتاب الحج، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹)

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات ملے، وہاں برکتیں عطا ہوں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت نصیب ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم نے شہر مدینہ کو بے شمار خُصوصیات سے نوازا ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لئے مدینے شریف کی چند خُصوصیات کے بارے میں سنتی ہیں اور اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتی ہیں، چنانچہ

مدینۂ مُنوَّرہ کی خُصوصیات

(1) زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے مبارَک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے **مدینے شریف** کے ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلمائے کرام نے اس کے **100** نام تحریر فرمائے ہیں۔ (2) مدینۂ پاک ایسا پاکیزہ شہر ہے جس کی مَحبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے اور لکھے جاتے رہیں گے۔ (3) پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں تشریف فرما رہے۔ (4) اللہ پاک نے اِس کا نام **طابہ** رکھا۔ (5) محترم نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپس

تشریف لاتے تو مدینے شریف کے قریب پہنچ کر اس سے مَحبَّت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کر دیتے۔(6) مدینے شریف میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارَک دل سُکون پاتا۔(7) یہاں کی دھول مٹی اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے: خاکِ مدینہ میں شفا ہے۔(جذب القلوب، ص۲۲)(8) جب کوئی مسلمان زیارت کی نِیَّت سے مدینے شریف آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔(جذب القلوب، ص۲۱۱) (9) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینے شریف میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔(10) یہاں مرنے والے مسلمان کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے۔(11) حُجرۂ مبارَکہ اور مِنبرِ پاک کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے۔(12) مدینے شریف کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستّر، ستّر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانا کھلایا

حضرت سَیِّدُنا امام یُوسُف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس تُونسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ مُنَوَّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بُھوکا ہوں۔ اچانک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر

کھا لیجئے! کیوں کہ مجھے میرے جدِّ امجد اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی مَیزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو، ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔

(حُجَّۃُ اللّٰہ عَلَی الْعٰلَمِین، ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مدینے شریف کی حاضری کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں:

اے زائرِ روضۂ انور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدنا حاتمِ اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور پر حاضری دے کر یہ دعا کی: یا اللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ انور کی زیارت کی، اب تو مجھے نامراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ قبرِ اَنور کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور اُن سے راضی ہو گیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کا دیدار کیا۔ (الروض الفائق، ص ۳۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر سعادت و بَرَکت کا باعث ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو مدینۂ پاک کی

حاضِری کا شرف پا چکے، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حَسین جلووں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجدِ نبوی کے دلکش مَناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منبر و محراب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اِعزاز حاصِل کیا۔ یقیناً یادِ مدینہ اُنہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہو گی، جب وہ تصاویر میں اُن مناظر کو دیکھتے ہوں گے تو اُن کی آنکھیں اَشکبار ہو جاتی ہوں گی، دل بے قابو ہونے لگتا ہو گا۔ اے کاش! ربِّ کریم اُن عاشقانِ رسول کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضِریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمادے، اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بھی اپنے قدموں میں بُلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہو جائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے، اے کاش! ہمیں بھی اِیمان و عافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنّتُ الْبَقِیْع میں دو گز زمین نصیب ہو جائے۔

یاد رہے! مدینے شریف میں مرنا اور جنّتُ الْبَقِیْع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: (قِیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر

ابُوبَکر و عُمَر (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا) کی قبریں کھلیں گی، پھر میں جنّتُ البَقِیْع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ جمع ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا اِنتظار کروں گا حتّٰی کہ مکے مدینے کے درمیان اُنہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶)... الخ، ۳۸۸/۵، حدیث: ۳۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم مدینۂ پاک کے فضائل و خُصوصیات اور وہاں کے مقاماتِ مُقدّسہ کا ذِکرِ خَیر سُن رہی ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے دل و جان کو سکون دیتا ہے، دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر کلام مدینے شریف کی جُدائی اور اِس کے دیدار کی آرزو میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا سرزمین کے لئے نہیں پڑھے گئے، جس مسلمان کو ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو خُوش قسمت سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے خوب صورت لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔

عاشقانِ مدینہ اِس کی جُدائی میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے، چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟ فرمایا: نہیں۔ تو اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے

ہوئے کہا: اِن سے گھر خرید لیجئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینے شریف سے جانے لگا تو اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا کیونکہ میں نے اِرادہ کیا ہے کہ لوگوں کو حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **"مُؤَطَّا"** پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **"مُؤَطَّا"** پر جمع کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرشاد فرمایا: میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔"[1] اور رہا مدینہ چھوڑ کر تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔[3] پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دِینار، چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو" یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینے شریف پر دُنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۳ ملخصًا)

---

1 ... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ۱/۱۲۱

2 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، حدیث: ۱۳۶۳، ص ۷۱۰

3 ... مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، حدیث: ۱۳۸۱، ص ۷۱۶۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، حدیث: ۸۹۴۲، ج ۶، ص ۳۶۱

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج وسَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفیَّت رہی اُسے پوری طرح تو بَیان نہیں کیا جاسکتا البتَّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سنتی ہیں، چنانچہ

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ (Airport) پر عاشقانِ رسول آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو اَلوداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو حلقے (یعنی دائرے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کردیں۔ عشقِ رسول میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عاشقانِ مدینہ کی عشق کی آگ کو مزید بھَڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کَیفیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، بِالآخر اِسی عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جیسے جیسے منزِل قریب آتی رہی، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سرزمین پر پُہُنچتے ہی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جُوتے اُتار لئے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سفرِ حج میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بِہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سرزمین پر ناک نہیں سنکی

بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر اَدا سے ادب ظاہر ہوتا رہا۔جب تک مدینے شریف میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔(تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۳۲تا ۳۴ ملخصاً)

مدینہ ٔطیبہ کے بابرَکت مقامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عاشقانِ رسول کا مرکز یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارے کا سارا نور والا ہے اور آج بھی وہاں مختلف دلکش مساجد اور مُقدّس مقامات اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ مشہور مُحدِّث حضرت علّامہ شَیْخ عبدُالحق مُحدّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عشق و مَستی میں ڈُوب کر کتنی پیاری بات کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادِیوں میں کس قَدر نورانیّت ظاہِر ہو رہی ہے !بے شک اِس کا سبب یہی ہے کہ اِن تمام جگہوں(Places)میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نَظرِ مُبارَک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ مُصْطَفٰے سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔(جذب القلوب، ص۱۴۸)

آیئے !بَرَکت حاصل کرنے کے لئے مدینہ ٔپاک کی **چند مساجد اور محترم و برکت والے مقامات کا** مُخْتَصَر ذِکر سنتی ہیں۔

(1)مسجدِ قُباشریف

مدینہ ٔپاک سے تقریباً 3 کلومیٹر جنوب مغرِب کی طرف **"قُبا"** نامی ایک قَدیمی گاؤں ہے،جہاں یہ بَرَکت والی مسجد(یعنی مسجدِ قُبا) بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مبارکہ میں اِس مسجد کے فضائل نہایت اِہتمام سے بَیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجِد نَبوی شریف سے درمیانی چال سے چل کر تقریباً 40 مِنَٹ میں عاشقانِ رسول مسجِد قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ہفتے کو کبھی پَیدل تو کبھی سُواری پر مسجِد قُبا تشریف لے جاتے تھے۔(بُخاری، ۱/۴۰۲،حدیث:۱۱۹۳)

(2) مسجدِ غمامہ

مکے شریف یا جدّہ شریف سے جب مدینے شریف آتے ہیں تو مسجدِ نبوی شریف آنے سے پہلے اُونچے گنبدوں والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجد آتی ہے یہی **"مسجدِ غمامہ"** ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 2 ہجری میں پہلی بار عِیْدُ الْفِطْر اور عِیْدُ الْاَضْحٰی کی نماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی۔ یہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارِش (Rain) کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہوگئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زبان میں غَمامہ کہتے ہیں، اِسی نِسبَت سے اِسے اب **"مسجدِ غمامہ"** کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مجدِّد، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہاں مسجد تعمیر کروائی۔

آیئے! اب چند مزید مُقدّس مقامات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

(3) جنّت کی کیاری

مَدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارکہ (جس میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مزارِ انور ہے) اور نُورانی مِنبر (جہاں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمِیانی حصّہ جس کی لمبائی 22 میٹر اور چوڑائی 15 میٹر ہے **"جنّت کی کیاری"** ہے، چُنانچہ

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور منبر کی درمِیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۵) عام بول چال میں لوگ اِسے **"رِیَاضُ الْجَنَّۃ"** کہتے ہیں مگر اَصل لفظ **"رَوْضَۃُ الْجَنَّہ"** ہے۔

اس طرف روزے کا نور اس سمت منبر کی بہار

بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پُھول“ سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں:☆دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70)رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ☆مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور(یہ) اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں:(چندیہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ کریم راضی ہوتا ہے۔☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔☆مسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد

1…الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸

2…مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر، ۲/۴۳۸، حدیث:۵۸۶۹

الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد